یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے

(۴) جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۴۶ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰ عہ

روساء وجاگیرداران سے " للعہ

عام خریداران سے " " سے عہ

ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مؤرخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۷ ستمبر ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

تقلید ۱

قادیانی مشن دونوں پارٹیوں میں فیصلہ کی آسان تجویز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳

ناکردہ گناہ پر خفگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴

اہلحدیث کی اپیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵

جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث ۔ ۔ ۔ ۔ ۶

مباحثہ جبلپور اور مولوی ابو رحمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۷

آریوں کی بستی گویا قید خانہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۹

مباحثہ جبلپور اور مولوی ابو رحمت کا فیصلہ ۔ ۔ ۱۰

اشاعت اسلام تلوار سے نہیں ہوئی (ایک غیر مسلم کے قلم سے) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱

فتاوٰی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲

متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴

اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۱۵ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶

تقلید

یہ عنوان عرصہ سے زیر بحث ہونے کی وجہ سے اس قابل نہ تھا کہ اہلحدیث میں اس کے متعلق بحث کی جائے۔ یا اس کے نام سے عنوان مقرر کیا جائے مگر حال ہی میں ایک مضمون اسی عنوان کا رسالہ شمس العلوم بدایوں میں نکلا ہے جس کے اخیر میں ایک بڑے عالم کا نام لکھا ہے یعنی یوں مرقوم ہے "حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان بہادر استاد حضور نظام" اس لئے ہمیں بھی ضرورت ہوئی کہ آج اس عنوان پر کچھ لکھا جائے۔ مولینا موصوف نے اس عنوان کے نیچے جو تقریر کی ہے گو ایڈیٹر صاحب رسالہ شمس العلوم بلکہ خود مولینا ممدوح کے نزدیک بھی وہ تقریر تقلید کی تائید میں ہوگی مگر ہمارے خیال میں وہ منکرین تقلید کی تائید کرتی ہے اس کے ثبوت کے لئے تقریر مذکور ہم اس کے اصلی الفاظ میں نقل کرینگے اور دکھاوینگے کہ اس تقریر سے فریقین مقلدین اور اہلحدیث (غیر مقلدین) کی مدت کی لڑائی کا خاتمہ ہو سکتا ہے اس لحاظ سے مولانا انوار اللہ کی اس تقریر کی ہم بھی قدر کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویاں بکوشی سجدہ شکرانہ زدند

ناظرین خصوصاً اہل مذاق ناظرین تقریر مذکور کو بغور پڑھیں اور سنیں جو یہ ہے:۔

تقلید کے معنے یہ ہیں کہ کسی شخص کو معتبر سمجھکر اُس کے قول و فعل کی پیروی بغیر طلب دلیل کی جائے۔ تقلید انسان کی فطرتی صفت ہے اور تمام کمالات کی تحصیل کا مبدا یہی صفت ہے جس انسان میں یہ صفت کمی کے ساتھ ہوگی اُس کے کمالات میں نقص ضرور

AsliAhleSunnet.com

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
دُرِّ دانۂ دُرجِ مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم و دینی
کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
نتیجہ یہ ہے ؎
چھوڑتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

مختصر یہ ہے کہ ہمارا مذہب ہے جسکو سلفاً و خلفاً سب مانتے چلے آئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منتہائے علم ہیں اُن پر تو سوال نہیں ہو سکتا کہ آپ نے یہ حکم کیوں دیا۔ باقی لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آج تک سب مکلف ہیں کہ اپنے حکم کی مطابقت چشمۂ رسالت سے دکھادیں۔ مطابقت کی صورت میں واجب التسلیم ورنہ نہیں۔ یہی معنے ہیں آیت قرآنی کے اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ ۵

اسی لئے مولینا انوار اللہ صاحب کی تقریر کو ہم نے موجب صلح قرار دیا ہے فالحمد للہ

رہا یہ سوال جو عام طور پر کیا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث سمجھنے کی کس کو طاقت ہے یا کس کو لیاقت ہے سو اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن و حدیث۔ کتاب ہدایہ اور توضیح وغیرہ سے آسان ہے اس کو اہل علم خوب جانتے ہیں۔ قرآن مجید خود دعویٰ کرتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ والباقی عند الباقی انشاء اللہ۔

قادیانی مشن

"دونوں پارٹیوں میں فیصلہ کی معقول تجویز"

اہلحدیث مورخہ ۱۲ اگست میں لکھا گیا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو پیغامی (لاہوری) پارٹی کے رکن ہیں اپنے حریفوں محمودیوں (قادیانی پارٹی) کو فیصلہ کے لئے بُلاتے ہیں فیصلہ کی صورت یہہ لکھی ہے کہ جن جن عقائد میں فریقین کا اختلاف ہے اُن کی بابت فریقین کے سو آدمی قسم کھاجائیں کہ ہم نے مرزا صاحب قادیانی سے یہ سُنا تھا۔ اور اُن کے انتقال تک ہمارا یہ خیال تھا ہم نے ۱۴۔ اگست کے اہلحدیث میں لکھا تھا کہ یہہ تجویز معقول ہے ہم اس کی تحسین کرتے ہیں۔ اس لئے پیغامی پارٹی کو جو خود اس تجویز کی مجوز ہے اپنے فیصلہ کے لئے بھی یہی صورت پیش کرتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے جو ۱۵۔ اپریل ۷ء کو اشتہار دیا تھا جس کا عنوان تھا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

جس میں لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ مجھ کو بہت ستایا ہے میں دعا کرتا ہوں خداوندا! جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی ہی میں مرے۔ مرزا صاحب کی زندگی میں یعنی ۲۵ مئی کی شام تک آپ لوگوں کا اس دعاء کی بابت کیا خیال تھا۔ بحال ہے یا منسوخ۔ بحال ہے تو کون پہلے مریگا وغیرہ۔ پیغامی پارٹی کے پچاس معتبر اشخاص جو خواجہ صاحب نے اپنے فیصلہ کے لئے چُنے ہیں ہمارے فیصلہ کیلئے بھی وہی منتخب ہوسکتے ہیں۔

خواجہ صاحب کو محمودیوں کی طرف سے جواب نفی میں ملا تو خواجہ صاحب نے اُن کے جواب میں ایک لمبا مضمون اپنے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۶۔ اگست میں لکھا ہے۔ جس میں ایک فقرہ ہمارے مطلب کا یہ ہے۔ محمودیوں نے جو قسم کھانے سے انکار کیا ہے خواجہ صاحب اُنکو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"تم میں سے ہر ایک پر یہ شہادت قرآناً فرض ہے۔ تم میں سے ہر ایک نے خدا کے آگے جانا ہے تم میں سے ہر ایک کو خدا کی کتاب کہتی ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ تم اپنے ایمان کو بچاؤ۔"

واقعی معقول بات ہے مگر کیا میں بھی خواجہ صاحب اور اُن کی پارٹی کو ان الفاظ سے مخاطب کرسکتا ہوں؟ امید ہے اس کا جواب اثبات میں ملیگا۔ پھر اگر محمودیوں نے انکار حلف سے کمزوری دکھائی تو پیغامی حلف اُٹھا کر کیوں زور نہیں دکھاتے اور اگر محمودیوں کے حلف نہ اُٹھانے سے پیغامیوں کی اُنپر ڈگری ہے تو اسی قاعدہ سے پیغامیوں پر ہماری ڈگری ماننے میں کیا عذر ہوسکتا ہے خواجہ صاحب قانونی آدمی ہیں شائد اسکی کوئی وجہ بتاسکیں ورنہ ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس اشتہار کی بابت محمودیوں سے تو ہمارا فیصلہ لودہانہ میں ہوا جہاں ہم نے اس فیصلہ پر مبلغ سہ صد انعام بھی لیا اور پیغامیوں سے در صورت انکار فیصلہ ہوگیا غرض قادیانی مشن کی دونوں بڑی پارٹیوں سے ہمارا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ الحمد للہ۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ فریق ثانی کی خاموشی سے فائدہ اُٹھائیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ باہمی دوستانہ مبادلہ خیالات ہوکر اطرافین کی غلطی کانٹے کی طرح نکل کر آرام اور ٹھنڈک پیدا ہوجائے۔ خدا کرے ہماری آرزو پوری ہو۔ واللہ قدیر وھو بالاجابۃ جدیر ۔

ناکردہ گناہ پر خفگی

ناظرین کو یاد ہوگا مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی کے انتقال پر ہمنے از خود مفتی محمد ہوری سے لکھا تھا کہ شاہ صاحب کے صاحبزادہ کی تعلیم کا انتظام یوں ہونا چاہیئے کہ وہ تعلیم کے لیے جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کے پاس رہے اور وظیفہ اہلحدیث کانفرنس سے ملے۔ اس تجویز کو شاہ صاحب مرحوم کے اخص مخلص احباب نے بھی پسند کیا تھا لیکن چونکہ لڑکے کے گلے کی علالت کا علاج مقدم تھا اس کے متعلق خبر آئی تھی کہ کلکتہ میں لیجا کر اپریشن کرایا جائیگا۔ اس کے بعد یہ اطلاع آئی کہ لڑکے کی تعلیم کا انتظام گھر پر کیا جائیگا۔

(۴۸۸)

۵ اللہ کے اتارے ہوئے احکام کی تابعداری کرو اور اُن کے سوا کسی اور کی مت کرو۔

AsliAhleSunnet.com

اس مخلصانہ تجویز پر پھلواری کے رسالہ معارف میں ایک مضمون نکلا جس میں بہت کچھ اظہار رنج کیا گیا- چنانچہ اُس کے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

حال ہی میں بلا تحقیق مولوی شاہ عین الحق علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ کی تعلیم کی بابت اخبار اہلحدیث میں اعلان کر دیا گیا کہ صاحبزادہ موصوف حافظ عبد اللہ صاحب کے حوالہ کئے جاویں اور اہلحدیث فنڈ سے خرچ تعلیم کی کفالت کی جائے اور فلان فلان نگران ہوں حالانکہ شاہ صاحب اپنے قرابت مندوں میں امیر تھے- اگر کاغذی رو سے جائداد کی دیکھ بھال کی جائے- تو اس قدر کافی جائداد ثابت ہو کہ تیس روپے مشاہرہ کا ایک عالم مقرر کر کے لڑکا پڑھ سکتا ہے- علاوہ اس کے خود خاندان میں بعض باہمت ایسے موجود ہیں کہ تعلیم و تربیت میں اپنے بچوں سے کبھی فرق نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ یہاں تخالف مذہبی کو کبھی اس سے زیادہ اہمیت نہیں دی گئی کہ یہ اپنی اپنی تحقیق ہے اسلئے صلہ رحمی پر اس کا بُرا اثر نہیں پڑا مدوم ہمیشہ بحال رہے- اور اس کے علاوہ یگانوں میں بھی ایسے خیرخواہ مشیر موجود ہیں کہ تعلیم و جائداد کا انتظام خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں- ہم نہیں سمجھ سکتے کہ باوجود ان سامانوں کے بغیر مشورہ دلیوں کے اُس کی تعلیم کا انتظام خیرات سے کرنا کہاں تک جائز ہے- اس وقت اُس کے چند ولی بقید حیات ہیں چنانچہ منجملہ ولیوں کی بدقسمتی سے ایک ہم بھی ہیں کہ وہ لڑکا ہمارے حقیقی چچیرے بھائی کا پوتا ہے- غالباً ہمارے چارہ ساز دو کو غایت ہمدردی میں تحقیق حالی کی ضرورت نظر نہیں آئی- اللہ اکبر- وہ کریم ابن کریم جو مدتوں گھر بار چھوڑ کر بلا معاوضہ مدرسہ احمدیہ آرہ میں درس دیتا رہا ہو وہ سبکدوش جو کسی کا احسان لینا نہیں چاہتا ہو- وہ غیور جو خاص قرابت کے حسن سلوک کو فرض سمجھکر ادا کر دیتا ہو- وہ سیر چشم کہ کسی جلسہ سے زاد راہ لینا کیا بلکہ اپنے پاس سے کچھ دیکر آتا ہو وہ پرجوش جو ابتدا میں توسیع مذہب کے لئے صدہا روپے صرف کر چکا ہو گو بعدازاں تجربہ زبانی فہمائش سے بھی دست بردار ہو گیا- مگر کیا یہ انقلاب اُس کے اہل قرابت اُس کے عقیدت مندوں کے لئے کم صدمہ وہ ہے کہ اُس کریم کا لڑکا خیرات سے تعلیم پائے وہ پروردہ ناز و نعمت جس کے باپ نے بلا اندیشہ مطلق العنان کر دیا ہو کہ جو چاہے کرے- اس پروردہ ناز کو بھی شفعہ خیرات کی مد میں سے مقید کرنے کا انتظام کیا جائے- اگر واقعی روح کو دنیاوی معاملات کی آگاہی ہوتی ہے تو بیشک شاہ صاحب کی پاک روح کو صدمہ ہو گا- اور یہ تو ہم خوب جانتے ہیں کہ اُس لڑکے پر نہ حق شفعہ کام کریگا نہ انسانی دباؤ کا زور چلیگا- یہ چند دن کا شور و غل ہے سوائے اس کے کہ توفیق الٰہی شامل حال ہو ورنہ یہ سارا مشورہ خواب پریشان سے کم نہیں ہے" (بابت رمضان ۳۳ھ)

اہلحدیث- ان واقعات رتو مرہ میں سے کسی واقع کی تکذیب ہم کیوں کریں جب کہ ہمارے حق میں سب مفید بلکہ قابل فخر ہیں- ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب تک جناب شاہ صاحب مرحوم حنفی لباس میں تھے مجاور اور سجادہ نشین تھے مریدوں کے دست نگر تھے- لیکن جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اہلحدیث بنے تو اللہ کے فضل سے ایسے غنی ہوئے جو مندرجہ بالا اقتباس میں مذکور ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں ہماری تجویز اخلاص مندی سے تھی یا عناد سے- ہم خدا کو گواہ کر کے کہتے ہیں ہمیں اس کا علم نہ تھا کہ شاہ صاحب کی معاش اُن کے پسماندگان کی ضروریات کو کافی ہو سکتی ہے اس لئے ہماری تجویز بالکل اخلاص پر مبنی ہے-

ہاں ہم نامہ نگار کی اس مخالفت کو بھی محض اُن کے اخلاص پر مبنی جانتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ چونکہ جناب مرحوم کا سارا خاندان حنفی پیرزادوں کا ہے صرف مرحوم کو خدا نے اہلحدیث بنایا تھا مرحوم کا بچہ ابھی اپنی سادگی میں ہے آئندہ نہیں معلوم اُس پر کیا رنگ چڑھے- اس لئے راقم مضمون اور اُن کے ہمخیالوں نے محض اخلاص مندی سے اس تجویز کی مخالفت کی کہ باپ تو باپ دادا کی راہ چھوڑ کر صراط مستقیم

اہلحدیث کی اپیل

عرصہ سے ناظرین کو اہلحدیث کی اشاعت کے لئے توجہ نہیں دلائی گئی- اب چونکہ زمانہ کا اثر اہلحدیث پر بھی ہو رہا ہے یعنی کمی اشاعت کا اندیشہ ہے اس لئے بہی خواہان اہلحدیث کو توجہ دلائی جاتی ہے- کہ جس طرح اُنھوں نے پہلے اپنے اہلحدیث کو پنجۂ شیر سے نکال کر زندگی کے مرکز پر بٹھایا ہے- اس کی اشاعت پر توجہ کر کے اس کی تازگی کو بڑھاویں- اہلحدیث اپنی خدمات کیسی کر رہا ہے اس کی بابت کچھ کہنے سُننے کی حاجت نہیں- احباب خوب جانتے ہیں کہ اس وقت اہل حدیث گروہ کے لئے شیرازہ بندی کا کام دینے والا ہفتہ وار- دُور دراز احباب کی ملاقات کرانے والا یہی اخبار ہے جب تک ہر ایک خریدار اس کی اشاعت کرنا اپنے پر لازم نہ سمجھے گا ترقی مشکل ہے*

ایڈیٹر

(۹۷۷)

AsliAhleSunnet.com

سے بہکا تھا کہیں بیٹا بھی ان گمراہوں (اہلحدیثوں) کی صحبت میں رہ کر خراب نہ ہو جائے چنانچہ نامہ نگار مذکور کے آخری الفاظ اس کی مخلصانہ نیت کا اظہار کر رہے ہیں جو یہ ہیں :-

ہم خوب جانتے ہیں کہ اس لڑکے پر نہ حق شفعہ کام کریگا نہ انسانی دباؤ کا زور چلیگا وغیرہ۔

یہ فقرہ راقم مضمون کے عندیہ کا اظہار کرنیکو کافی ہے۔ کہ اُس نے جو ہماری تجویز کی برنگ دیگر مخالفت کی ہے تو وہ محض اس نیت سے ہے کہ لڑکا اہلحدیث کے زیر اثر رہکر اہلحدیث نہو جائے ہمارا حسن ظن دیکھئے کہ ہم اس نیت کو بھی راقم مضمون کا حسن اخلاص ہی سمجھتے ہیں کیونکہ جس گروہ کو ہم گمراہ سمجھیں ہمارا حق ہے کہ اپنے عزیزوں کو اُس گروہ کے اثر سے بچائیں اس کے جواب میں ہم بجز اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ جس نے باپ کو دین سمجھایا بیٹے کو سمجھانے کی بھی اُس کو قدرت ہے وَھُوَ یَھدِی مَن یَّشَاءُ اِلیٰ صِرَاطٍ مُّستَقِیم۔

اں ہماری اہلحدیثوں کو اُن کے فرض کیطرف توجہ دلانا ہمارا فرض ہے کہ شاہ صاحب مرحوم کا لڑکا حبیب احمد سلمہ اللہ کی دو حیثیتیں ہیں نسلی اور مذہبی۔ نسلی حیثیت کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں مذہب نسل پر غالب ہے اس لئے مذہبی تعلقداروں کو بچے کی نگرانی اور خیر خواہی میں نسلی تعلقداروں سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ واللہ ھو الموفق۔

جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

ازابوالبشیر مراد علی سوھدروی ضلع گوجرانوالہ

ے

پھر پرسش جراحتِ دل کو چلا ہے عشق
ساماں صد ہزار نمکداں کئے ہوئے

عنوان ہذا سے قبل ازیں ایک مضمون خاکسار پرچہ اہلحدیث میں عرض کر چکا ہے - میری دانست میں مضمون ہذا کی آج جس قدر ضرورت ہے اُسی قدر غفلت ہے - لہذا آج دوبارہ عرض کیا جاتا ہے علمائے کرام کو اور مبحث قال اقول کو بالائے طاق رکھکر اس اہم اور عمدہ امر میں خامہ فرسائی کرنا چاہیئے - گو یہ میرے فرائض منصبی سے باہر ہے مگر غیرت اسلامی وقوت اسلامی کا بار بار تقاضا ہے کہ کسی طرح یہ بکھرا ہوا شیرازہ پھر اپنی قدیم نورانی جھلک دکھانے لگے - یہ کون نہیں جانتا کہ ایسے پُرامن زمانے میں جو طرح طرح کے بے جا اعتراض وبدزبانیاں اسلام پر ہو رہی ہیں ہر دل مسلمان دردمند اور ہر چشم پُرآب ہے وہ مذاہب جو کہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں ترقی پر اور اسلام جو کہ نظام عالم تمدنی وسیاسی کا متکفل ہو کر تشریف شریف لایا وہ تنزل پر - میری عقل ناقص وفہم قاصر ہیں یہ مرض[۵ے] فرقہ بندی بہت مدت سے اسلام میں چلی آرہی ہے جس کی طرف علمائے کرام نے توجہ ہی نہ کی بلکہ ضد اور نفسانیت جو کہ اس مرض میں اور زیادتی کا موجب ہے اُن کے پاک دلوں میں جانشین ہو گئی - ہر شخص اپنی علمیت جتاتا اور جوش فاروقی کا دم بھرتا ہے اب اس موجودہ وقت میں جب ہر مذہب یوماً فیوماً ترقی پذیر ہے - مدعیان اسلام کے لئے مقام حسرت ہے کاش کہ علمائے کرام اپنے مقتدر خیر الکلام کلام اللہ کے سبق عالیہ (وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللّٰہِ جَمِیعًا) پر کار بند ہو کر سلف صالحین کا مسلک اختیار کرتے ے

اگر اختلاف اُن کا باہمد گر تھا
تو بالکل مدار اُنکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا

یہ تھی موج پہلی اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

اس مرض مہلک کا جو اسلام میں سلاطین ہند کے وقت سے چلی آرہی ہے علاج تو اب مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن معلوم ہوتا ہے - اں فرقہ اہلحدیث جس کو اپنے علم وعمل پر بڑا ناز ہے - (اور واقعی بجا ہے) وہ بھی اس مرض کے شکار ہو رہے ہیں یہ مسلمہ بات ہے کہ مذہب کی ترقی کا معیار علم اور عمل ہے - شق اوّل میں تو بے شک یہہ فرقہ پیش دستی کر رہا ہے (بزعم خود) ورنہ در عمل نہایت گری ہوئی حالت ہے - مگر شق ثانی میں اگر میں یہ کہدوں تو بے جا نہ ہوگا «چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند» ان کے علمی دعوے کے ابطال کے لئے اِذَا استَنفَرتُم فَانفِرُوا ۔ وعلیکم بالجماعۃ ومن شذ شذ فی النار کے علاوہ اور بھی دلائل موجود ہیں - یہہ خاکسار تمام جماعت اہلحدیث سے نہایت ادب سے یہہ سوال کرتا ہے کہ جماعت کے معنی کیا ہیں اور اس کی صورت کیا ہے اس کی بہتر اور عمدہ تعریف شائد ہی کوئی بتا سکے جو کہ خیر الکتب کتاب اللہ میں پائی جائے - اِنَّمَا المُؤمِنُونَ اِخوَۃٌ - وَاَمرُھُم شُوریٰ بَینَھُم جس کی مزید تشریح وتوضیح بانیٔ اسلام خیر الانام سید الانس والجان صلے اللہ علیہ وآلہٖ فی کل آوان بایں الفاظ ادا فرماتے ہیں المسلمون کید واحد اذا اشتکی عضوہ اشتکی الجسد کلہ یعنی مسلمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سب جسم کو درد محسوس ہو یا المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا جماعت مومنین ایک دیوار کی مانند ہے جس کا بعض بعض سے مضبوط ہوتا ہے یہ معنوی تعریف ہے - صوری تعریف شارع علیہ السلام نے ایسی جامع فرمائی جو تمام علوم متعلقہ نظام ارضی کے حاوی ہے جو ہم مسلمان ہر روز پانچ وقت دیکھتے ہیں - شارع علیہ السلام اس اہم امر میں جسقدر تاکید اکید فرمائی ہے احباب سے مخفی نہیں اذا سافر ثلثۃ فلیومروا احدکم او کما قال یعنی حالت سفر میں بھی ایک امام (امیر) مقرر کیا کرو ناظرین ذرا عقل خداداد سے انصاف کریں کہ جماعت اہلحدیث جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر موجود ہے اس تعریف کی مصداق ہے حاشا وکلا - بلکہ اگر میں اس موقع پر تمثیلاً یہ کہدوں تو غیر موزوں

[۵ے] مرض کا لفظ اُردو میں مذکر ہے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

ہو گا غَشَیَہُم جَمِیعًا وَ قُلُوبُہُم شَتّٰی۔ میری عقل ناقص میں یہی آتا ہے کہ ہر فرد مسلم جو اپنے آپ کو اہلحدیث اعتقاداً یا عملاً تصور کرتا ہے اس حالت میں کہ اہلحدیث کانفرنس کی صدا اس کے گوشگذار ہو اجابت فرض عین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَجِیبُوا دَاعِیَ اللّٰہِ۔ اہلحدیث کانفرنس کے کسی ممبر سے کسی شخص کو ذاتی یا مذہبی اختلاف ہو مگر مجموعی حالت میں کانفرنس سے کیا رنج اور اختلاف ہو سکتا ہے جبکہ کانفرنس کوئی ایسا کام کرتی ہی نہیں جو اختلاف کا محل ہو سکے اس لئے من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ و مات میتۃ جاہلیۃ کے مجرم ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس وقت کانفرنس مثل امام کے مقرر ہو رہا ہے۔ عام فہم کے لئے کانفرنس تمام جماعت کی ماں ہے جو مثل مرغی کے تمام بچوں کو بغرض حفاظت اپنے شفقت بھرے پروں کے نیچے دبانے کے لئے مدت مدید و عرصہ بعید سے صدائیں کر رہی ہے جو مرغی کا بچہ ذرا ماں سے علیحدہ ہوتا ہے وہی اچکا جاتا ہے۔ برادران آج علمی روشنی کا یہ زور ہے کہ کم علم لوگ نیچری مرزائی۔ آریہ۔ عیسائی ہو رہے ہیں۔ واللہ میں سچ کہتا ہوں جو کچھ حالت اسلام قابل زار اس وقت ہے کسی گزشتہ وقت میں نہیں تھی۔ خدا خوش و خرم رکھے کانفرنس اہلحدیث کو جو بہت مدت کے سوئے ہوئے بچوں کو جگا رہی ہے اور اُن کو ہمہ تن ہوشیار کر رہی ہے خدا کرے تو کانفرنس کی صدا ہر فرد اہلحدیث کے کان میں گزرے اور ہر طرف سے مقامی انجمنوں کی صدائیں آنے لگیں۔ خدمات کانفرنس اہلحدیث گو قابل داد ہیں مگر جب تک کانفرنس اپنے تمام افراد منتشرہ کو یکجا بہم نہ کریگی کامیاب کس طرح ہو سکتی ہے۔ کانفرنس پر فرض ہے کہ اول اپنی ماتحت ایک سٹینڈنگ انجمن قائم کر کر پھر ڈپوٹیشن کے ذریعہ تمام ہندوستان میں لوکل کمیٹیاں قائم کرنے[^1] اور سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر مقبول عام علماء ہوں۔ پھر تمام ہندوستان میں جس جگہ چند اہلحدیث بھی ہوں ایک صدر کمیٹی کے ماتحت کرے جو ضلع سے وابستہ ہو۔ ہر ضلع میں ایک صدر و نائب وغیرہ جس طرح پیشتر عرض کر چکا ہوں ہونے چاہئیں۔ تمام جماعت اہلحدیث کا ایک اعلیٰ صدر ہونا چاہیئے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر و لوکل کمیٹی کے ممبر تمام اپنے ماتحت کے متکفل و نگہبان مثل اسلاف کے ہوں۔ اس صورت سے جماعت اہلحدیث کی اسقدر ترقی نمایاں ہو سکتی ہے کہ کوئی اور مذہب اس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا ؎

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں
ہو گلے کا جیسا نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں
نہ تھا عبد و حُر میں تفاوت نمایاں
کنیز اور بانو تھیں آپس میں ایسی
زمانے میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی
رہِ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ اُنکی
فقط حق پہ ہی جس سے تھی لاگ اُنکی
بھڑکتی تھی خود بخود آگ اُن کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ اُنکی
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ
کفایت جہاں چاہیئے واں کفایت
سخاوت جہاں چاہیئے واں سخاوت
بچی اور تُلی دشمنی اور محبت
نہ بے وجہ الفت نہ بے وجہ نفرت
جُھکا حق سے جو جھک اُس سے وہ بھی
رُکا حق سے جو رُک گئے اُس سے وہ بھی

اس موجودہ وقت میں گو تمام فرقہائے اسلامی جابجا اشاعت اسلام کرتے پھرتے ہیں۔ مگر درحقیقت اس مرض کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہوا جو قوم کے رگ و ریشہ میں ہے یعنی شرک و بدعت اگر جماعت اہلحدیث کے رکن مجھے برا نہ کہیں تو اُٹھیں تو اُن سے تو مرزا آنجہانی بھی علمی میدان میں سبقت لیگیا ہے چند دنوں میں بالکل قلیل تعداد جماعت سے ایک اعلیٰ مشن قائم کر گیا ہے۔

الحمد للہ کہ ارکان اہلحدیث بھی خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں۔ خداوند کریم ان کو کامیاب کرے۔ اور مثل دیگر مدارس کے ایک اہلحدیث دار العلوم بھی قائم ہو جاوے۔

کانفرنس کا اصل الاصول یہی ہے کہ اسلام کو اس اصلی پلیٹ فارم پر لے آوے جس پر کہ وہ عہد ہدایت مہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ جماعت اہلحدیث کو اس نیک واہم امر میں فوراً لبیک و سعدیک کہنا چاہیئے ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد

امید ہے کہ دیگر معزز علمائے کرام اس مسئلہ پر کماحقہ روشنی ڈال کر جماعت اہلحدیث کے لئے باعث شکریہ ہونگے۔ (ابو البشیر عفی عنہ)

مباحثہ جبل پور

اور

مولوی ابو رحمت

از مولوی احمد علی صاحب انجیلوی

مولوی ابو رحمت صاحب۔ بعد ما وجب آں کہ آپ نے ناحق زحمت اُٹھائی جو مضمون ریویو مندرجہ اخبار مسافر آگرہ جس کو اخبار اہلحدیث نے نقل کیا لکھا۔ میری سمجھ میں آپ نے اپنی جانب سے خیالات خراب کرائے۔ لیکن آپ کیا کریں آپ مجبور تھے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ نیکاں برد

آپ نے خلاف واقع مضمون لکھ کے اپنے کو حق کو ظاہر کیا۔ ہاں جو صاحب کہ شریک جلسہ نہ تھے شائد صحیح سمجھیں۔ الاعبارت مضمون بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ وہ مطولنجرض ہے اور آزادی و حق سے بہت دُور ہے اگر اسی کو حق کہا جاوے تو کینئے جانہ ہوگا "حق اگر این است ...." تہذیب مصرعہ ختم نہیں کرنے دیتی۔

چونکہ واقعہ مکرر سہ کرر زیر قلم آچکا ہے اور اکثر صاحب شرکائے جلسہ نے اس کو لکھا ہے عادم

[^1]: کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں ایک عہدہ ناظر کا مقرر ہوا ہے جو دورہ کر کے مقامی انجمنیں قائم کریگا اور جہاں جہاں انجمنیں ہیں اُن کی نگرانی وغیرہ کریگا (ایڈیٹر)

(۸۹۱)

AsliAhleSunnet.com

ضرور نہیں۔ میں سمجھتا ہوں اور ایسا ہی بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ جبلپوری مباحثہ مباحثہ نہ تھا بلکہ لاؤلی کا جھڑ تھا کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔

میری سمجھ میں مناظر آریہ اس جلسہ کو ایسا کرنا ہی چاہتے تھے لہذا انہوں نے ابتدا سے یہ طریقہ اختیار کیا کہ تحریری مباحثہ سے انکار۔ ہر قسم کی ذمہ واری سے انکار کیا۔ حتّٰی کہ تحفظ امن کا بھی فریق ثانی کو ذمہ وار قرار دیا گیا اور فریق مخالف نے اپنی ناتجربہ کاری سے ایسی سخت شرطا پنے ذمہ لی۔ اصل یہ ہے کہ منظور کنندہ یہ سمجھتے تھے کہ مناظر آریہ اس قدر تہذیب سے باہر ہونگے اور اشتعال طبع کو ہی معراج کامیابی قرار دینگے۔

جو گفتگو ہوئی وہ خلاف قواعد مباحثہ ہوئی۔ اب غور کیجئے اوّل ہی مسئلہ پر سوال یہ تھا کہ توحید مع صفات باری تعالیٰ قرآن مجید سے ثابت کی جاوے۔ اس کے جواب میں آیات تلاوت کی گئیں۔ اگر آریہ مناظر اس ثبوت کو غیر کافی یا غلط سمجھتے تھے تو اس کی تردید اس طرح کرنی تھی کہ الفاظ جو پڑھے گئے تھے اور معنے جو بیان کئے گئے تھے اُن کی غلطی بدلائل ظاہر کرنی تھی اور مطلب پر جرح کرنی تھی۔ یہی طریقہ عدالتی مباحثات میں لائق وکلاء و بیرسٹراں ہے آریہ مناظر نے ایسا نہ کر کے چند سوالات اعتراضی مثل تذکرہ دوزخ و بہشت یا قصہ ذوالقرنین کر دئے انہی سوالات میں استوا علی العرش کا بھی سوال تھا۔

مولوی صاحب نے استوا علی العرش کا جواب دیا بحوالہ تفسیر کبیر و بیضاوی کے باقی دیگر سوالات کا غیر متعلق ہونا ظاہر کیا۔ اس جواب پر اگر اعتراض ہو سکتا تھا تو یہ کہ یہ معنے الفاظ کے نہیں ہیں، ترجمہ غلط کیا گیا یا یہ کہ مطلب درست اخذ نہیں کیا گیا۔ اور دلائل قاطع دیئے تھے اور دوسرے سوالات کا متعلق ہونا ثابت کرنا تھا۔ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مناظر آریہ تردید جواب سے معذور تھا اور لاجواب۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ ہی فرمائیے کہ کیا دیگر سوالات متعلق تھے۔ بار بار مناظر کا یہ کہنا کہ ہمارے سوالات کا جواب نہیں دیا گیا طفل تسلی سے زائد وقعت نہیں رکھتا۔

آپ نے پریزیڈنٹ صاحب جلسہ کی تعریف کی۔ گو خوشامدانہ کی مگر میں تسلیم کرتا ہوں کہ صاحب موصوف رحمدل نیکمزاج تھے اور سادہ طبیعت اور اُن کی رحمدلی و نیکمزاجی کی وجہ سے ایسے غیر متعلق سوالات پر مزاحمت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی شخص عدالتی کارروائی کئے ہوئے پریزیڈنٹ ہوتا تو ایسے سوالات نہ کرنے دیتا۔

ہاں مولوی صاحب سے یہ سہو ضرور ہوا کہ انہوں نے اُس وقت خیال نہیں کیا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کیسے مجمع میں کھڑے ہیں۔ اگر اُن کو خیال آجاتا کہ سرزمین گونڈوانہ میں جہاں سوائے چند پردیسیوں کے ذی علم و ذی فہم کوئی نہیں ہے تو ضرور وہ بار بار مثل مناظر آریہ اعلان کرتے کہ یہ سوالات غیر متعلق ہیں گو بلاغت کے خلاف ہوتا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مناظر ہونے کی بابت جو آپ نے لکھا وہ آپ کا خیال باطل ہے۔ اُن کی طلبی کی تحریرات ہونے سے پیشتر ہی کمیٹی نے اُن کا مناظر ہونا طے کر لیا تھا۔ دیگر علماء نہ آئے بوجہ معذوری۔ اگر آپ کا خیال تسلیم کیا جاوے تو اُن کی نسبت کہنا ہوگا کہ جواب معذوریت اُن کا منافقانہ تھا۔ مولوی صاحب بالیقین علے النفسہ کے لحاظ سے جو آپ نے خیال کیا اُس سے معذوری ہے۔ ہاں علمائے حاضرین جلسہ میں سے مولوی صاحب سے زیادہ کوئی لائق ہوتا تو ضرور تبادلہ خیال کیا جاتا خواہ اُس سے وہ ناراض ہی کیوں نہ ہوتے۔ آپ نے محض اپنی ذاتی کدورت و نفسانی کاوش کی وجہ سے لکھا جو کچھ لکھا ہے۔

روز اوّل مباحثہ میں جو درشتی آریہ مناظر سے ہوئی منتظمان امن کو اندیشہ پیدا ہوا کہ کچھ صورت دوسری پیدا نہ ہو جاوے اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (صاحب کلکٹر) تک اطلاع ہوئی۔

صاحب موصوف نے بلحاظ تحفظ امن بجائے مدت مباحثہ صرف تین روز کی اجازت ترمیم کی۔ اور سوالات مباحثہ طلب میں بھی اسی خیال سے ترمیم کی یہ صاحب موصوف کی دوراندیشی و عاقبت بینی پر مبنی ہے۔

اس کی بابت جو وجہ آپ نے لکھی ہے غلط ہے اب یہ کہ کون ناکردہ گناہ تھا جس کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے بنگلہ پر جانا پڑا۔ آپ آیہ التحیات والطیبات کو از اوّل تا آخر تلاوت فرمائیے۔ ہر واقعہ دو رُخ رکھتا ہے اور اپنی اپنی لطافت و کثافت طبع پر منحصر ہوتا ہے۔

مولوی صاحب آگے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے آپ کو اُن سے رنج و ملال ہے تو مبارک۔ بلکہ میں کہونگا الحمد زد فزد اجی صاحب حدیث سے بھی لوگوں کو کد تھی اور اب بھی ہے۔

مناظر آریہ پر جو اعتراضات ہوئے وہ کسی پر مخفی نہیں۔ اُن اعتراضات کا کیا جواب ہوا۔ اسکا آپ نے کچھ ذکر نہیں کیا۔ اور ذکر کرنے سے اغماض کیا پردہ ڈالا۔

میں کہتا ہوں کہ ان اعتراضات کا جواب آریہ فرقہ میں رکھ دیا جانا ناممکن و محالات سے ہے۔ مولوی صاحب! یوں چشم پوشی و اغماض کے پردہ سے اعانت ٹھیک نہیں۔ میدان میں آئے۔ اندیشہ نہ کیجئے کہ مسلمانوں کو کمی انفاس ترقی کا خیال ہوگا۔ نہیں نہیں جہاں پاک نہیں دین پاک کہہ لینگے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مختصر الفاظ میں بہت بسیط المضمون اعتراضات کر دئے ہیں اگر سنجالنے کس ہمت۔

آپ ہی آریہ کی اعانت کے لئے تیار ہو جائے معاون و معین دونوں مستفید ہونگے اور چونکہ

AsliAhleSunnet.com

آپ کی عمر زیادہ ہے بار یوگ کے خوف سے بھی بے فکری ہوگی۔ ہاں آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت اشارہ کیا ہے کہ مناظر ہونے سے اُن کا مقصود دلی شہرت تھی۔ معاف کیجئے۔ آپ کا مناظر ہونے کے واسطے مصر ہونا کوشش کرنا یقین دلاتا ہے کہ یہی غرض سے تھا کل اناء یترشح بمافیہ۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایسا ہی خیال ہو جیسا آپ نے لکھا تو واقعی نہایت مذموم ہوگا الا کسی کے مافی الضمیر پر کوئی آگاہی نہیں رکھتا البتہ حرکات سکنات سے کچھ کیفیت اندرونی ظاہر ہوتی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے حرکات سے تو ایسا مترشح نہیں ہوا۔ مگر آپ نے یقینی و قطعی حکم لگا دیا یہ کس بناء پر۔ ممکن ہے کہ آپ بھی علم مافی الصدور کے مدعی ہوں۔ بہت خوشی ہوگی کہ ہمارے بھائی احناف میں سے بعض آں حضرت کے ہی غیب دانی کے قائل تھے۔ الحمد للہ آپ ایک قدم آگے ہو جاویں گے۔

ہاں آپ نے اپنے مضمون میں پریزیڈنٹ صاحب جلسہ کو اولی الامر قرار دیا لیکن منکم کے لفظ کی کوئی تاویل نہیں کی۔ کیونکہ منکم کے لفظ سے وہ اس میں داخل نہیں ہوتے۔ اگر آپ نے محض اُن کے خوش کرنے کو خوشامدانہ لکھا ہے تو منافقانہ ہے اور اس میں کچھ گفتگو نہیں[1] اور اگر آپ نے عقیدتاً و ارادتاً لکھا ہے تو اس اظہار نوں سے آپ منہم میں داخل ہوئے یا نہیں جو پسند آوے فرمائیے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ بہ نسبت جانب آریہ

مخلوط ہونے کے یہ جائے اچھی ہے۔ خاک ہم در تودۂ کلاں بردارد۔

میں چاہتا تھا کہ آپ کے قیام جبل پور کا ذکر خیر کروں اور یاد دلاؤں مگر بالکل بے پردہ ہو جانا میں نے پسند نہیں کیا۔ اگر براہ راست تحریرات کی نوبت آئی تو آپ کو یاد دلاؤں گا۔

اس واقع مباحثہ کو جو میں نے عرض کیا آپ اپنی تحریرات سے ملائیے۔ اگر غلط ہو تو مجھکو آپ اسی خطاب سے یاد فرمائیے جو کذاب کے واسطے ہے ورنہ رجوع فرمائیے۔ میں اس خطاب سے آپ کو مخاطب کرنا پسند نہیں کرتا۔

یہ عریضہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ذریعہ سے اس وجہ سے ارسال ہے کہ آپ کا صحیح پتہ مجھکو معلوم نہیں مجرد ضلع میرٹھ لکھنا شائد کافی نہیں ورنہ بالا بالا ارسال کرتا۔ مولوی صاحب کو اختیار ہے جس ذریعہ سے مناسب تصور فرماویں یہ عریضہ یا مضمون عریضہ آپ تک پہنچا دیں فقط۔ ۲۳۔ اگست ۱۵ء احمد علی از جبلپور)

میں نے اس عریضہ کو ختم کر دیا تھا نظر ثانی کرتے وقت خیال آیا کہ تا بجانہ باید رسانید لہذا عرض ہے۔

مسئلہ تناسخ پر یہ اعتراض ہوا تھا کہ جب زمانہ حیات کے افعال مذموم کی پاداش انسان متغیر الوجود پیدا ہوتا ہے مثل گائے۔ بیل۔ گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ پس ضرور ہے کہ ایک وقت ایسا ہو کہ بوجہ نکو کاری کوئی شخص مستوجب سزا نہ ہو اور اس سے تغیر موجودی معدوم ہو جائے تو اس وقت کے انسان بوجہ نہ بہم پہنچنے ایسے جانوروں کے اپنی آسائش سے جو اُن جانوروں کے ذریعہ سے ہوتی ہے محروم رہیں گے۔ فرمائیے اس کا کیا معقول جواب ہوا۔

اور یہ کہ یہ اشخاص جو کوڑھ کر لنگ وغیرہ وغیرہ مبتلائے نقوص و عوارض نظر آتے ہیں۔ وہ پورب جنم (زمانہ حیات سابقہ) کی سزا ہیں پس لازم آیا ایسے اشخاص کے ساتھ ہمدردی علاج وغیرہ سے نہ کی جاوے۔ کیونکہ مجرمان سزا یافتہ کی ہمدردی داخل جرم ہے۔

اب آپ فرمائیے کہ کیا جواب معقول آریہ کی جانب سے ہوا جو جواب ہوا وہ یہی کہ آجکل بیل وغیرہ انتظام خورد و نوش دادو بیات متعلق گورنمنٹ ہے۔

کیا یہ جواب معقول ہے۔ اگر آپ کی معقول پسند طبیعت اس کو معقول کہے تو غلط نا معقول صفحہ ہستی سے معدوم کر دینے کے لائق ہوگا۔

ایک اعتراض مسئلہ روح کے متعلق تھا۔ آریہ مناظر نے روح کو روح خدا کا ایک جزو قرار دیا اور اس دلیل سے اس کو قدیم ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس پر یہ اعتراض ہوا کہ جب جزو کل سے جدا نہیں ہوتا تو لاکھہا ذوی الارواح کا خدا ہونا لازم آویگا اس کا جواب نہیں ہوا۔ فرمائیے یہ اعتراضات ہوئے تھے یا نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ حافظہ نباشد کا خیال آپکی کبر سنی کے لحاظ سے سخت نظر آتا ہے اس لئے ضعف حافظہ سے تعبیر کرتا ہوں۔ آپ رجوع فرما دیں یا آپ اپنے احباب آریہ کی جانب سے اعتراضات معروضہ بالا کا جواب دیں۔ یار زندہ صحبت باقی۔

(احمد علی)

آریوں کی مکتی گویا قیدخانہ ہے

(بقول سوامی دیانند)

ہمکو سخت تعجب ہوتا تھا جب ہم آریوں کی زبان سے سنتے تھے کہ مکتی دائمی نہیں ہو سکتی۔ لیکن آج جو ہم ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ مطبوعہ ۱۸۹۹ء کا مطالعہ کرتے ہوئے نویں سمولاس ۲۳ سوال کے جواب صفحہ ۳۱۹ سطر ۲۰ پر پہنچے تو سارا تعجب رفع ہوگیا۔ کماحقہ سمجھ میں آگیا کہ یہ لوگ مکتی کی تعریف ہی سے ناواقف ہیں پھر بھلا اُس میں ہمیشہ رہنا کیسے قبول یا پسند کر سکتے ہیں: وہ تو اس کو قیدخانہ سمجھے بیٹھے ہیں کوئی متنفس قیدخانہ میں ایک گھڑی رہنا تو پسند نہیں کر سکتا ہے ہمیشگی تو دوسری

---

[1] اسی لئے مولوی ابو رحمت نے دہلی میں حافظ احمد مسیح مشنری کو کہا کہ میں نے مولوی ثناء اللہ کے خلاف آریوں کی فتح کا مضمون لکھا ہے تم مجھکو پادری ہونیکے صدر جلسہ جبلپور سے بے تعصب ہونے کا سرٹیفکٹ دو۔ مگر احمد مسیح نے قبول نہ کیا۔ خدا جانے اس سرٹیفکٹ سے کیا غرض تھی (ایڈیٹر)

(۵۹۳)

AsliAhleSunnet.com

شے ہے ہم تو جناب ایسی مکتی کی ہوا کو بھی پسند نہیں کر سکتے۔ دور ہی سے سلام کرتے ہیں خدا محفوظ رکھے۔ خیر ملاحظہ ہو۔ پنڈت دیانند جی فرماتے ہیں :-

مکتی میں نہ جانا پھر وہاں سے آنا اور بھی اچھا ہے۔ کیونکہ تھوڑی قید کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزا یاب شخص اچھا سمجھتا ہے" (ستیارتھ صفحہ ۳۱۹)

جناب من ہرگز نہیں۔ میں تو ایسی مکتی قید خانہ میں ایک گھڑی کے واسطے بھی جانا نہیں چاہتا آپ تو بھلا تھوڑی قید کو اچھا بھی کہہ رہے ہیں۔ پھر پنڈت صاحب فرماتے ہیں :-

اگر وہاں سے آنا ہو تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی (حوالہ مذکور)

دیکھئے آپ حضرات کی مکتی کی حقیقت سوامی صاحب نے کیا بتلائی۔ ایک قید خانہ۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ قید خانہ میں مزدوری کرنی پڑتی ہے اس میں مزدوری معاف ہوگی اور کسی قسم کا عیش و آرام نہیں۔ افسوس آریہ دوستو! کیا اسی مکتی کے واسطے آپ حضرات مسلمانوں اور عیسائی وغیرہ تمام اقوام و ملل کو ویدک دھرم کی دعوت دیا کرتے ہو! آریہ دوستو! یہ قید خانہ آپ ہی کو مبارک ہو۔ ہم تو دور ہی سے ہزار سلام کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں دنیا میں بعض معززین کو کسی لغزش کی بدولت چند ماہ یا چند یوم کے واسطے قید خانہ جانا پڑتا ہے تو وہاں ان سے کوئی کام نہیں پڑتا ہے ایسی ہی آپ کی مکتی ہے یا زیادہ سے زیادہ جیسے شاہی قیدی رکھے جاتے ہیں کہ سرکار ان کی آرام و آسائش کا بھی خیال رکھتی ہے جیسے گزشتہ زمانہ میں لالہ لاجپت رائے وغیرہ۔ اور اس وقت بھی بعض لوگ موجود ہیں۔ بہر حال ہے قید خانہ اور سزا کا نام برا ہے۔ ہمکو تو کسی [illegible] میں ایسی مکتی پسند نہیں جس پر قید خانہ کا لفظ صادق آتا ہو۔ فافہم مفصل پھر کبھی*

(آریوں کا بہی خواہ احمد اللہ از ہردوئی)

مباحثہ جبل پور

اور

مولوی ابو رحمت کا فیصلہ

مباحثہ جبل پور کے فیصلہ کے متعلق ناچیز ایک مفصل مضمون قبل ازیں ہدیہ ناظرین کر چکا ہے جس میں کئی ایک طریق سے مشرح طور پر بتلا چکا ہوں کہ مولوی صاحب مذکور کا یہ فیصلہ فی الحقیقت صداقت پر مبنی نہیں ہے بلکہ ع

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

آج ایک تازہ سبب ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں جس سے ناظرین کو کماحقہ واضح ہو جائیگا کہ در حقیقت اس فیصلہ کا اصلی محرک یہ امر ہے باقی سب فرع گو مولینا ابو الوفاء صاحب نے اپنے ۸ شوال کے پرچے میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے مگر وہ نہایت ہی مجمل ہے جس سے ناظرین اُس امر تک نہیں پہنچ سکتے ہیں جو میں بتلانا چاہتا ہوں غور سے پڑھئے۔ اہلحدیث مجریہ ۱۶ جون ۱۹۱۵ء میں کسی صاحب کی ایک تحریر بعنوان "مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی جواب دیں" مولوی صاحب کے مذہب کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ جس میں مولوی صاحب سے دریافت کیا گیا ہے کہ "الحکم کے فلاں پرچہ سے معلوم ہوا تھا کہ آپ مرزا قادیانی کے مرید ہیں اسکی اصلیت کیا ہے۔ غرضکہ الخ

یہ تحریر تھی جس نے مولوی صاحب کے دیرینہ بلکہ پارینہ بغض و عداوت کو جو جناب کو مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہے بھڑکا دیا اور تن بدن میں آگ لگا دی۔ آپ جانتے ہیں کہ الغضب یزیل العقل غصہ عقل کو زائل کر دیتا ہے۔ مولوی صاحب نے اسی غضب و غصہ کی آگ میں مشتعل ہو کر اس مضمون کے جواب میں ایک مختصر مضمون دھر گھسیٹا جو اہلحدیث ۳۰ جولائی میں شائع ہوا ہے جواب کیا ہے۔ بس غضب و غصہ کا اظہار۔

ایسے استفسار کا یہ کافی جواب تھا کہ میں قادیانی ہوں" یا یہ کہ الحکم کا اندراج بے اصل ہے میں قادیانی نہیں ہوں" مگر [illegible] مولوی صاحب نے نہایت ہی مہمل اور غضب آلود جواب لکھا۔ اسی غضب و غصہ میں حضرت نے مباحثہ جبل پور پر بھی ریویو لکھ کر دفتر مسافر کو روانہ کر دیا جو مسافر نے بھی ۳۰ جولائی کے مسافر میں شائع کیا ہے جو بالبداہت بتلا رہا ہے کہ فی الواقع یہ مضمون استفسار متعلق مذہب مولوی صاحب مندرجہ اہلحدیث ۱۶ جولائی کے بعد لکھا گیا ہے۔ اور بس۔ وہ غضب و غصہ تیرا ستیاناس ہو تو کیسے کیسے لوگوں کی عقل مار دیتا ہے افسوس! پھر مزا دیکھئے چونکہ غضب و غصہ میں عقل تو ٹھکانے رہتی نہیں ہے حضرت نے ریویو میں کیسے کیسے مغالطے دئے یا کھائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں :-

میری ایک نہ مانی اور اپنی رائے سے سب کام کئے مباحثہ دیوریا کی مدد اور نگینہ کی اعانت کا پاس مطلق نہ کیا"

حالانکہ مولوی ابو رحمت اپنے رسالہ النذیر مجریہ شوال ۱۳۳۲ھ کے صفحہ ۱۷ و ۱۸ پر خود شاکی ہیں کہ مباحثہ دیوریہ اور نگینہ میں خود پسندی کے سبب مناظر (مولوی ثناء اللہ) نے دوسروں کی مانی ہی نہیں سب کو احمق سمجھ کر جو خود چاہا کیا" پس آپ ہی کے قول سے ثابت ہے کہ نگینہ و دیوریا میں بھی آپ کی رائے نہیں سُنی گئی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کا پہلا قول غلط ہے یا دوسرا دروغ بیفروغ۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ پہلے روز دوسرے دن پنڈت دھرم بیر سے اور تیسرے دن ڈاکٹر گھنشیام داس سے مولوی صاحب کی دو دو باتیں ہوئیں۔ آپکا یہ قول بڑے زور سے بتلا رہا ہے کہ آریوں کو فتح نہیں بلکہ شکست ہوئی ہے۔ دھرم [illegible] نہوں نے مناظر بدلا۔ جب دھرم بیر کے شکنجہ ڈھیلے ہو گئے تو تیسرے دن ڈاکٹر صاحب مقابل [illegible] پھر یہاں تبادلہ کی کیا ضرورت تھی۔ پھر آپ [illegible] عرش کے چڑچڑے ہونے کا ثبوت دیا [illegible] مباحثہ جبلپور میرے پاس موجود ہے جو دفتر مسافر سے

شائع ہوا ہے اُس میں تو کہیں عرش کے چرچر کرنے کا ذکر بھی نہیں ملتا ہے۔ ثبوت کیسا۔ یہ آں جناب کا دروغ کہا جائے یا مغالطہ۔ اور ملاحظہ ہو آپ لکھتے ہیں۔

> خود اُن پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا“

رسالہ مباحثہ جبل پور کا صفحہ ۶۲ ملاحظہ ہو ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

> ان تینوں روزوں میں جو ٹوٹے پھوٹے سوالات بھی سر مار کر مولوی صاحب نے ہم پر کئے صفحہ ۴۲

پھر پنڈت دھرم بیر صاحب لکھتے ہیں:۔

> مولوی صاحب کا ایک بھی اعتراض ہمارے ذمہ باقی نہیں ہے ہم نے مولوی صاحب کے پیش کردہ اعتراض کا وہ معقول جواب دیا ہے۔

کہئے صاحب اب کیا رائے ہے مولوی ابو رحمت فرماتے ہیں کہ خود ان پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا ڈاکٹر صاحب اور پنڈت صاحب اقراری ہیں کہ ہم پر سوالات و اعتراض ہوئے۔ ایمان سے تبلاؤ دونوں میں جھوٹا کون ہے۔ وہی غضب و غضہ والا۔

لطیفہ ۔ آپ فرماتے ہیں کہ

> مولوی ثناء اللہ صاحب کی غرض بے شک فتح اسلام تھی لیکن اس کی تہہ میں ایک بہت بڑا صنم چھپا بیٹھا تھا کہ وہ اُس کے ذریعہ سے فرنگل بننا چاہتے تھے اور سب سے زیادہ وجاہت مطلوب تھی“

اس عبارت کی صداقت اظہر من الشمس ہے بھلا جسکو خود پہلے ہی سے وجاہت حاصل ہو جو پہلے ہی سے فرنگل ہو اُس کو اس قسم کے خواب کیوں آنے لگے۔ مولانا ابو الوفا صاحب دیوریہ۔ نگینہ وغیرہ کے مباحثوں اور خداداد قابلیت کی بدولت فرنگل تو پہلے ہی بن چکے ہیں جہاں کہیں مباحثہ ہوتا ہے آنجناب ہی میر مناظرہ بنائے جاتے ہیں۔ دیوریہ نگینہ۔ رامپور وغیرہ کے مباحثے موجود ہیں جہاں بڑے بڑے اکابر ملت بھی شریک تھے مگر تاج مناظرہ مولانا ہی کے سر رہا۔ مزید شہادت کی ضرورت ہو تو اپنے محترم دوست ایڈیٹر مسافر کی سنئے جو باوجود مخالفت کے حال ہی میں لکھتا ہے:

> مولوی ثناء اللہ کو تمام ملک کے مسلمان اپنا لیڈر مانتے ہیں (مسافر ۲۷۔ اگست ۱۵ء صفحہ ۳ کالم ۳)

اور جناب (ابو رحمت صاحب) تو ہر جگہ محروم۔ پھر رنج کیوں نہ ہو!

(آپ کا دیرینہ مخلص ابو حمید احمد اللہ از ہردوئی)

اشاعت اسلام تلوار سے نہیں ہوئی

(ایک غیر مسلم کے قلم سے)

لاہور سے ایک رسالہ ”ست اپدیش“ نکلتا ہے جس کے مالک و ایڈیٹر ہندو ہیں اُس میں ایک مضمون نکلا ہے جو لوگ دعوے کرتے ہیں کہ اسلام بزور تلوار پھیلا ہے اُن کے ملاحظہ کے لئے نقل ہے:۔

حضرت محمدؐ کے خیالات

لوگ کہتے ہیں کہ اسلام شمشیر کے زور سے پھیلا۔ مگر ہم اس رائے سے موافقت کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زبردستی سے جو چیز چھینی جاتی ہے وہ جلدی ہی ظالم سے واپس لی جاتی ہے۔ اگر اسلام کی اشاعت ظلم کے ذریعہ سے ہوئی ہوتی تو آج اسلام کا نام و نشان بھی نہ رہتا۔ لیکن نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام دن بدن ترقی پر ہے۔ کیوں؟ اسی لئے کہ بانی اسلام کے اندر روحانی شکتی تھی۔ منش ماتر کے لئے پریم تھا۔ اُس کے اندر محبت اور رحم کا پاک جذبہ کام کر رہا تھا۔ نیک خیالات اُس کی رہنمائی کرتے تھے۔ ایک موقع پر حضرت محمد دشمنوں سے لڑائی کر کے تن تنہا جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو ایک قوی ہیکل آدمی ہاتھ میں برہنہ تلوار لے کر اُن کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور کہا کہ اے محمد اب بتا تیرا خدا کہاں ہے؟ اپنے خدا کو اپنی مدد کے لئے بلا تا کہ میں دیکھوں کہ تیری گردن کاٹنے سے میرے ہاتھ کو کیسے روکتا ہے۔ حضرت محمد بولے: ”اے پاگل میرا خدا میرے پاس ہے میری ہر وقت مدد کرنے کو تیار ہے۔ اس وقت بھی وہ میری مدد کریگا تجھ میں طاقت ہی نہیں ہے کہ میرا سر قلم کرے“ ابھی حضرت محمدؐ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ مارنے والے کا ہاتھ کانپا تلوار زمین پر گر پڑی۔ حضرت محمدؐ نے تلوار اٹھائی اور یوں مخاطب ہوئے۔ اے ظالم اب بتا تجھکو کون بچانے والا ہے۔ یہ تلوار ایک سیکنڈ کے اندر تیرا سر تن سے جدا کر دیگی۔ جلد بتا کہ تجھکو کون بچائے گا۔ قوی ہیکل آدمی پر خاموشی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ کوئی جواب بن نہ پڑا۔ حضرت صاحب پھر بولے۔ ارے احمق کہتا کیوں نہیں کہ جس نے تجھکو بچایا ہے وہی مجھکو بچائے گا۔ بس اب کیا تھا۔ ظالم کی آنکھیں کھل چکی تھیں۔ ہوش آچکا تھا۔ کہتے ہیں کہ بعد میں وہی شخص حضرت محمدؐ صاحب کا دست راست بنا۔ اور حضرت محمد صاحب کے خیالات کو دنیا کے اندر اشاعت دینے میں اُسی شخص نے سب سے بڑھکر حصہ لیا (نمبر ۲ جلد ۱۳ جولائی ۱۵ء)

اطلاع

بوجہ رکاوٹ پریس کے ۲۷۔ اگست کا پرچہ نہ چھپ سکا تھا جو ۳ ستمبر کے ساتھ بھیجا گیا۔ اس پرچہ کے پہنچنے تک جن صاحبوں کو وہ پرچہ نہ ملا ہو وہ اطلاع دیں۔ **مینیجر**

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

اطلاع - مطبوعہ جواب کیلئے فی جواب ۳ پائی اور قلمی جواب کے لئے فی جواب ۶ پائی غریب فنڈ میں آنا چاہیے جو بھیجنے والوں کا صدقہ جاریہ ہے انشاء اللہ۔

س نمبر ۲۹۸ - مَن کو بصورت ظ پڑھنا بہت تفاسیر اور کتب قرات اور فقہ سے ثابت ہے لیکن کسی اور کتاب میں بھی اس کا حوالہ ملتا ہے یا نہیں۔ دلنور حسین از گھر جاکھ ضلع گجرانوالہ

ج نمبر ۲۹۸ - تفسیر کبیر۔ رمنی شرح شافیہ ردالمحتار۔ قاضی خان اور فتح القدیر وغیرہ میں یہی لکھا ہے کہ ضاد مشابہ ظا کے ہے۔

(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۹ - جب صحیح حدیث سے نماز وتر میں قنوت کا پڑھنا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ امام نے نماز تراویح کے بعد تین رکعت وتر پڑھا اور سہواً یا عمداً وتر میں دعاء قنوت نہیں پڑھی تو وہ نماز وتر میں محسوب ہوگی یا نہیں۔

(خریدار اہلحدیث ع ۹۲۸۹)

ج نمبر ۲۹۹ - جب کہ قنوت کے وجوب کی دلیل نہیں ملتی تو بغیر قنوت کے وتر جائز ہیں

س نمبر ۳۰۰ - ایک شخص مؤحد مگر بے علم ہے اُس کا پیشہ بکرے ذبح کرکے نکم پروری کا ہے۔ بعض اوقات ہندو کھٹیک (قصاب) شخص مذکور کو بُتوں کے پاس لیجا کر بکرے ذبح کرایا کرتے ہیں۔ جب ذابح سے کہا گیا تو صاف انکار کیا اور یوں بولا۔ کون گواہ ہے؟ پھر خفیہ اُس کا تعاقب کیا گیا تین آدمیوں نے ایک بت کے قریب جانور ذبح کرتا ہوا دیکھا۔ اور بہت قائل کیا۔ اب شخص مذکور بہت ہی تائب اور شرمندہ ہوا اور جماعت کے روبرو استغفار پڑھا کہ آئندہ جانور بتوں کی جگہ یا بتوں کے نام ذبح نہ کرونگا۔ تو ایسے شخص کا اب ذبیحہ مذبح میں جہاں کا ذبح کیا ہو گوشت عام مسلمان کھایا کرتے ہیں۔ درست ہے یا نہیں؟ خریدار ع ۲۹۸۹

ج نمبر ۳۰۰ - شخص مذکور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ کے بعد اُس کا ذبیحہ مسلمانوں کو جائز ہے پھر اگر توبہ توڑیگا تو مشرک سمجھکر الگ کر دیا جائے والعلم عند اللہ۔

(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۳۰۱ - ایک عورت نے اپنے پستانوں سے دودھ نکال کر اپنے بچے کیلئے رکھا تھا بے خبری میں اُس کے خاوند نے پی لیا اب وہ عورت اُس مرد پر حرام ہوگئی یا کیا؟

(بابو غلام محمد)

ج نمبر ۳۰۱ - عورت حرام نہیں ہوئی۔ بدو وجہ۔ ایک یہ کہ مرد بالغ ہے اور دودھ کا وقت جمہور اہل علم کے نزدیک شیرخواری کی عمر ہے۔ دوم دودھ نکلا ہوا تھا اور جس دودھ سے حرمت آتی ہے اُس کی بابت املاج کا لفظ آیا ہے۔ املاج کہتے ہیں بچے کے منہ میں پستان دینے کو واللہ اعلم

س نمبر ۳۰۲ - جو لوگ مسجدوں میں امام ہیں وہ عید کا فطرہ لیتے ہیں اُن کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

(شیخ عبدالرزاق از کنو برما)

ج نمبر ۳۰۲ - صدقہ فطرہ غریبوں کا حق ہے۔ آسودہ آدمی اگر لیتا ہے تو غریبوں کی حق تلفی کرتا ہے۔ مگر نماز اُس کے پیچھے جائز ہے حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

س نمبر ۳۰۳ - جب عید اور جمعہ ایک روز واقع ہو نماز جمعہ کی فرضیت جاتی رہتی ہے تو ظہر بھی ساقط ہو جاویگی یا کیا۔

(نذیر حسین از دہلی)

ج نمبر ۳۰۳ - سقوط جمعہ میں اختلاف ہے جن کے نزدیک جمعہ ساقط ہوتا ہے ظہر پھر بھی بحال ہے۔

س نمبر ۳۰۴ - جو شخص اپنی زوجہ کو ایک طلاق دے۔ یا ایک جلسہ میں تین طلاق دے اور ایک سال گزر جاوے تو آیا رجوع ہو سکتی ہے یا نکاح ہو سکتا ہے یا کیا (ایضاً)

ج نمبر ۳۰۴ - ایک سال بعدت گزر جاتی ہے لہذا رجوع جائز نہیں دونوں کی مرضی سے نکاح جائز ہے۔

س نمبر ۳۰۵ - زکوٰۃ اموال تجارت کے متعلق کوئی اثر نظر سے گزرا ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۳۰۵ - بلکہ مرفوع حدیث ہے۔ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نخرج الصدقۃ من المال الذی نعدہ للبیع رواہ ابوداؤد یعنی آنحضرت ہمکو حکم فرماتے تھے کہ مال تجارت سے زکوٰۃ نکالا کریں۔

س نمبر ۳۰۶ - قیام نماز میں مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملانا احادیث سے ثابت ہے تو کیا سجدہ کی حالت میں بھی قدم ملادے یا نہ؟ (نذیر حسین از دہلی)

ج ۳۰۶ - جب مل کر کھڑے ہونگے تو سجدہ کی حالت میں بھی ملے رہیں گے حتی المقدور ملے ہی رہنا چاہئے یُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۳۰۷* - جو امام آں حضرت کے علم غیب کا قائل ہو اور عرس کرتا ہو وہ بدعتی ہے اُس کو امام دینا نا چاہئے اگر بنا ہو تو معزول کر دینا چاہئے لیکن اگر کسی وجہ سے معزول نہ ہو سکے یا اتفاقیہ جماعت کرا رہا ہو تو اُس کے پیچھے نماز پڑھ لینی جائز ہے صحیح بخاری میں امام المبتدع کے یہی معنے ہیں

۴ر داخل غریب فنڈ

* یہ جواب محمد احمد بھائی انماڈلے کا ہے

(۸۹۷)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

تصحیح- گزشتہ پرچہ کی رقم اٹھاسی روپے ۰۳ رہیے۔

آنہ فنڈ- گزشتہ نمبر میں حساب درج کرنے کے بعد مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہٰذا میں وصول ہوئیں مرسلہ رحیم بخش صاحب لوہار از چک ۱۴۷ لائلپور مبلغ للعہ ر۔ مرسلہ مولوی اسمٰعیل صاحب از پریوا نرائن پور ضلع پرتاب گڈھ ۶ ر۔ مرسلہ محمد سعید صاحب از مہنار ضلع مظفرپور عہ ر۔ مرسلہ بابو قائم الدین از گجرانوالہ ہے۔ کل عہ سابقہ اٹھاسی ۳ ۰ ر میزان کل ایک سو چار روپے ساڑھے دس آنہ (مالرللعہ)

غریب فنڈ میں از رحیم بخش صاحب لوہار چک ۱۴۷ لائلپور للعہ ر۔ شیخ عبدالرزاق صاحب از مقام رنگون برما ۶ ر۔ از فتوئے فنڈ ۱۱ ر۔ سابقہ عہ ر۔ کل ۱۲ ر۔ فیض محمد طالب علم چک ۱۰۱ ضلع شاہپور سائل عمر۔ محمد صدیق از سواڑ ضلع ناگپور سائل عمر۔ محمد حسین چک ۲۰۱ ۶ ر قادر بخش بھرت پور سائل تاؤ کل رقم لعہ چار اخبار سائلین مذکورین کے نام جاری کئے گئے۔ بقایا ۱۲ ۰ ر۔

گمشدہ کی تلاش- یعقوب ولد احمد قوم ارائیں عمر ۱۳ سال۔ رنگ گندمی۔ پیشانی پر پھوڑے کا داغ۔ قد بلحاظ عمر پست ۱۴ شوال سے گم ہے۔ کسی صاحب کو ملے تو اس کو امرتسر میں میاں مولا بخش سوداگر صابون بازار سر کی بنداں کے پاس لے آئے۔ علاوہ کرایہ کے مبلغ عہ انعام دئیے جائیں گے۔

اخبار اہلحدیث کے فوائد- مولوی حافظ محمد صدیق صاحب مظفرپوری لکھتے ہیں۔ میں ناگپور گیا تھا بعض اہلحدیث لوگ مجھ سے ملنے آئے اور مدعو کرتے ہوئے کہا کہ آج تک ہمکو کسی اہلحدیث عالم کی زیارت نہیں ہوئی میں نے اُن سے سوال کیا کہ آپ لوگ کس طرح اہلحدیث بنے۔ اُن لوگوں نے کہا اخبار اہلحدیث کی برکت سے ہم لوگ اہلحدیث ہوئے۔ ماشاء اللہ تعالےٰ ہمارے اخبار اہلحدیث کی برکت ہے اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور چشم اعدا سے بچائے۔

انجمن اہل حدیث مرادآباد کی طرف سے حافظ عزیز الدین صاحب لکھتے ہیں ہم نے اپنے سابقہ سفیر اشرف علی۔ حافظ عبداللہ۔ محمد سلیمان وغیرہ کو موقوف کردیا ہے ناظرین مطلع رہیں۔ جو صاحب انجمن کی ضروریات میں کچھ مدد دینا چاہیں وہ براہ راست پتہ ذیل پر مرحمت فرماویں۔ حافظ عزیز الدین محلہ ساہو مرادآباد۔ انجمن اپنی ضروریات میں تنگ ہے۔

یاد رفتگان- ہماری مسجد کے امام مولوی عبدالصمد مرحوم بڑے پرہیزگار تھے فوت ہوگئے انا للہ (داؤد بن اسمٰعیل جی اٹیا از رنگون)

احقر کی چچازاد ہمشیرہ فوت ہوگئی انا للہ۔ (عبدالمنان خریدار اہلحدیث ۲۶۹۷)

میری لڑکی فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ (شیخ عبداللہ حوالدار خریدار ۳۳۵۶)

میرے والد چودہری عبدالغنی صاحب بڑے موحد تھے قضا کرگئے۔ انا للہ (محمد اسماعیل از فیض آباد اجودھیا بیگم پورہ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ چاروں مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں

اللھم اغفر لھم وارحمھم

ضرورت استاد- ایک ماسٹر کی ضرورت ہے جو مڈل تک تعلیم دے سکے۔ تنخواہ سردست عہ روپے مع مکان دیجائیگی۔ (عثمان خان مقام کیری ڈاک خانہ بنتہ ضلع مظفرنگر)

اہلحدیث کانفرنس کے واعظ- مولوی عبدالعزیز صاحب بستی چھ متصل ڈیرہ غازیخان اور مولوی محمد موسیٰ صاحب علیگڈھی کا تقرر بزمرہ واعظین کانفرنس عمل میں آیا ہے۔ اوّل الذکر صاحب کا تقرر احاطہ پنجاب کیلئے اور موخرالذکر صاحب کا تقرر صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کیلئے ہے جس مقام پر یہ صاحب پہنچیں برادران اہلحدیث اشاعت توحید و سنت کیلئے ہر ایک امداد سے ان کی اعانت کریں۔ رسید بہی چندہ مطبوعہ ۱۲ پنجاب کیلئے اور ۱۳ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کے لئے دی گئی ہے جو صاحب چندہ عنایت فرماویں رسید لیلیں بلا مطبوعہ رسید کے چندہ نہ دیں فقط۔

(عاجز سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دفتر دہلی بازار بلیماراں)

مولوی فقیر اللہ سے فیصلہ؟ مولوی فقیر اللہ کی ہمیشہ بدخلقی کا نتیجہ جو اسلامی تعلیم و شیوہ سے بعید ہے۔ فرقہ کے حق میں بڑا اثر پیدا کر رہا ہے فروعی جھگڑوں پر کفر و الحاد کے فتوے دینا سوائے نفسانیت کے اور کسی بات پر محمول نہیں ہوسکتے اور نہ اُس کو علمائی دنیا وقعت کی نظر سے دیکھ سکتی ہے اس کے تصفیہ کی صورت جو فاضل اڈیٹر اہلحدیث نے ۲۰۔ اگست ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں لکھی ہے معقول ہے کہ منصفوں کے ذریعہ سے فیصلہ کرایا جائے۔ امید کہ اور حضرات بھی اسپر روشنی ڈال کر فرقہ کی بدنامی کو رفع کرینگے فقط۔

(خاکسار ابو نعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی)

درخواست- ایک جلد تیسیر الباری جناب مولوی عبدالحمید صاحب اٹاوی حیدرآباد دکن سے ملگئی جزاہ مولوی صاحب کو جنت دے اور دنیا میں خوش رکھے جو غریبوں کا بنایا۔ اب اور باقی جلد اور تفسیر ثنائی کوئی صاحب خرید کر کے بھیجدیں تو ثواب ہوگا۔

نیز اخبار اہلحدیث فی سبیل اللہ ایک سال کیلئے میرے نام سے جاری کراکے ثواب اخروی حاصل کریں۔ پتہ:- محمد عبدالعزیز خان طالبعلم قصبہ برسنڈہ ڈاک خانہ رام پور ہری پو ضلع مظفرپور

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۹ ستمبر سے ۲۹ ستمبر تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

جرمن آبدوز کشتیوں نے چند ایک تجارتی جہاز غرق کئے۔

ترکوں کے پانچ باربرداری کے جہاز غرق ہوئے۔

پچھلے دنوں جو انگریزی آبدوز کشتی نمبر ۱۳ ساحل ڈنمارک کے پاس خشکی پر چڑھ گئی تھی اُسے تیز اکوپن ہیگن میں لایا گیا ہے جہاں یہ تا اختتام جنگ نظر بند رکھی جائیگی۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ اُن کے دو تباہ کن جہازوں نے ترکی جنگی جہاز حمیدیہ پر حملہ کرکے اُسے سخت نقصان پہنچایا اور چار کوئلہ بردار جہازوں کو غرق کر دیا۔

ترکی اعلان مظہر ہے کہ دردانیال میں اتحادیوں کے سرنگیں اٹھانے والے جہاز از سرِ نو سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے ولیسٹنڈ اور اوسٹنڈ پر گولہ باری کی۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان۔ فرانس کے بعض مقامات اور ریگا (روس) پر بم گرائے۔

فرانسیسی اور انگریزی ہوائی جہازوں نے آسٹنڈ۔ ڈیوز۔ مورنیج اور سار برک میں اسٹیشن اور فوجی کارخانوں پر بم گرائے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز کو کیلے میں اُتار کر اسکے تمام آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

مشرقی میدان جنگ کی حالت اب کچھ کچھ بدلتی نظر آتی ہے۔

زار روس نے اپنی فوجوں کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لی ہے۔

گرانڈ ڈیوک نکولس سابق سپہ سالار کو زار روس نے کوہ قاف کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ اُنہوں نے گلیشیا میں ٹارنو پول کے نزدیک ایک بھاری فتح حاصل کی ہے۔ اور دس ہزار جرمن آسٹروی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

برلن میں تسلیم کیا گیا ہے جرمنوں کو ٹارنو پول میں شکست ہوئی۔

قیصر جرمن نے انور پاشا کو نمایاں خدمات کا تمغہ دیا ہے۔

گیلی پولی میں سخت جنگ ہو رہی ہے انگریزی کمانڈر انچیف کی رپورٹ مظہر ہے کہ انگریزی فوجوں نے ایک اہم مقام کو فتح کیا ہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی کے ملاحوں نے خشکی پر اُتر کر قسطنطنیہ سے ۹۲ میل احمد کیطرف ایک پُل کو تباہ کرنا چاہا لیکن وہ پُل اچھی طرح تباہ نہ ہوا۔

اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر بھی کوئی اہم پیش قدمی وقوع پذیر ہونیکی خبر نہیں آئی۔ یہ اور اٹلی کی فوجیں ایک دوسرے پر حملے کرتی رہیں اور دونوں طرف سے گولہ باری ہوتی رہی۔

مغربی میدان جنگ میں بھی شدید گولہ باری اور چند خندقوں کے تغیر و تبدل کے سوا کسی فریق کی کسی اہم پیش قدمی کی خبر نہیں آئی۔

جنرل جوفرے فرانسیسی کمان افسر کا خیال ہے کہ مکمل تیاری کر لینے کے بعد ایسی پیش قدمی کی جائے جو رُک نہ سکے۔ اس لئے بافراط سامانِ جنگ کے مہیا ہونے تک پیش قدمی نہیں کی جائیگی۔

اطالوی اور روسی جنرل سٹاف بھی جنرل جوفرے کی اس رائے سے متفق ہے۔

مشہور مصنف جنرل وان برن ہارڈی جسنے اس جنگ کے متعلق کئی سال پہلے سے ایک کتاب لکھی ہوئی ہے۔ مشرقی رزمگاہ میں پانچویں کور کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں۔

مشرقی میدان جنگ میں دریاؤں میں سیلاب شروع ہوگئے ہیں جنہوں نے جرمن فوجوں کی پیش قدمی میں رکاوٹ ڈال دی ہے۔

سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان کی آنکھ میں پھر تکلیف عود کر آئی ہے۔

رومانیہ نے سونے کی آمد و رفت ممنوع قرار دی ہے اس لئے جرمنی ترکوں کو اور روپیہ نہیں بھیج سکیگا۔

رومانیہ نے غلہ کا ملک سے باہر جانا بند کر دیا ہے۔

ممالک متحدہ امریکہ میں سب سے بڑے غلے کے گوداموں میں سے ایک گودام واقعہ نیوپورٹ نیوز جس میں گندم کے ۵ لاکھ گٹھے تھے اور برطانیہ کو بھیجے جانے والے تھے آتشزدگی کی نذر ہوگیا۔

سرویا کے برقی پیغامات سے معلوم ہوتا ہے جرمن آسٹری اور سروی فوجوں میں خفیف سی جھڑپ ہوئی۔

اسلامی سٹیمر سردار، ۳۰ ستمبر کو حاجیوں کو لے کر بمبئی سے روانہ ہوگا۔

نواب صاحب بہاولپور کو اب آرام ہے۔

ہمعصر زمیندار اردو اخبار سے ناقل ہے کہ سرحد پشاور پر جو سید احمد صاحب رائے بریلوی نے ۱۸۱۹ء میں ہندوستانیوں کی ایک بستی بسائی تھی سرحدی پٹھانوں کے ساتھ ملکر اُس بستی کے لوگ شریک جنگ ہیں۔ اللہ کو معلوم ہے یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔

قبول اسلام ایک نوجوان ہندو اس ہفتہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ نام عنایت اللہ رکھا گیا۔

افسوس آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب پانی پتی انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم شیعہ تھے مگر بڑے مہذب اور اسلام و اہل اسلام کے دردمند غفر اللہ

AsliAhleSunnet.com

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر

حمائل شریف معرا - نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی لفظ لفظ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے - اخیر میں سورتوں - سیپاروں - رکوعات - آیات کے اعداد وشمار درج ہیں - تقطیع اوسط - سفر وحضر دونوں میں کار آمد ہے - بوڑھوں بچوں عورتوں کے لئے نہایت مفید - مع محصولڈاک - - - - - عہ

سفری جیبی حمائل شریف مترجم - یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط - صحیح ترجمہ عمدہ ہے - ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے جلد چرمی خوشنما مع محصول - - - - - - - - - عہ

انسان کامل - عارف ربانی سید عبدالکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب **الانسان کامل** کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف - اس میں تصوف کے تمام اصول وفروع واصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احدیت - وحدیت - عما - قلب - روح - کرسی - کتب آسمانی - فرشتگان - لوح - قلم وغیرہ کے معانی واسرار کا نہایت شرح وبسط سے ذکر ہے قیمت مع محصولڈاک - - - - - - - - - عاؔر

شرح فصوص الحکم عربی (از مولانا جامی) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو حاصل ہے شکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا - یہ کتاب حقائق ومعارف سے معمور ہے اسپر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ ہے - قیمت مع محصول - - - - - عاؔر

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر - ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف اپنے بیش بہا فوائد ومحاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی مقبول شدہ - اسمیں عورتوں کے جملہ امراض وتغیرات شکایات حیض ونفاس - حمل - اسقاط - اٹھرا وغیرہ کے عوارضات - بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب وعلامات مع علاج ومفید ہدایات - ضروری نقشہ جات - مجرب نسخہ جات وتراکیب بڑی شرح وبسط سے بیان کئے گئے ہیں - اس کا ہر گھر میں ہونا نہایت مفید وکار آمد ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک - - - - - - - - - ۱۰/

لیکچرار - واعظوں - مقرروں - اپدیشکوں کے لئے اس کا دیکھنا نہایت ضروری ہے - تقریر یا وعظ واپدیش میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے - سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانیکے ذرائع بیان کئے گئے ہیں مبتدی کیلئے نہایت عمدہ تحفہ ہے رعایتی قیمت مع محصول —— ۱۲/

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

مومیائی عہ

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان - باکسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی - **قیمت فی چھٹانک** عہ ۱۲/ آدھ پاؤ پختہ للعہ پاؤ پختہ سے رعہ محصول ڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

عبدالرحمن صاحب زنگریز ضلع گورکھپور سے لکھتے ہیں :- جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ - میں نے ایک مرتبہ مومیائی منگوائی تھی مفید پائی لہذا براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ اور مرحمت فرمادیں - دمسلہ عبدالرحمن زنگریز اندولی بازار گورکھپور -

نیاز محمد خان صاحب کنسٹر کٹر موضع منگالی ضلع حصار سے لکھتے ہیں :- مخدوم ومکرم بندہ جناب حکیم جی صاحب دام عنایتہ - تسلیم مزاج شریف - میں نے آپ کے ان سے پاؤ بھر مومیائی منگوائی بمقام نظام آباد - ریاست حیدرآباد دکن میں جس کو دو سال ہوئے اس سے مجھکو فائدہ ہوا - اکثر امراض کو مفید پڑی - اب میرے ایک عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی پتہ ہذا پر روانہ فرمائیں ممنون ہونگا (پتہ - ضلع حصار - بمقام موضع منگالی اکمل خان حوالدار رخصتی)

نور خان صاحب لکھتے ہیں - السلام علیکم پیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپ سے منگوا چکا ہوں اکثر فائدہ رہا ہے اب پھر ایکدفعہ مومیائی کا خواستگار ہوں (نور خان سپاری زنڈ ضلع امرتسر)

جناب من تسلیم - ہمنے تین چار دفعہ مومیائی آپ سے منگوائی بہت مفید ثابت ہوئی - آدھ پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیدیں (محمد عبدالمحیط خان برمکان مولوی خداداد خان حیدرآباد دکن)

جمیع پراپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

(۶۹۸)

AsliAhleSunnet.com

رعایتی قیمت ... [illegible]

حضور سرور کائنات کے ارشادات

خدا اور خدا کے رسول کی باتیں ہر ایک مسلمان کو سننی چاہئیں قرآن پاک کے بعد حدیث کی سات کتابیں ہیں جو صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں قرآن مجید فرمان خدا ہے تو حدیث ارشاد رسول ہے اردو زبان میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ ہو گیا اور ترجمہ بھی ... [illegible] کہ عورتیں اور بچے بھی بآسانی سمجھ اور پڑھ لیں۔

بخاری شریف کامل ... اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ... قرآن پاک کے بعد ... بخاری شریف ہے ... دین کی کوئی بات باقی نہیں رکھی ... حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ہر مسلمان ... [illegible]

ترمذی شریف کی سات کتابوں میں سے یہ بھی ایک کتاب ہے ... درجہ کی حدیثیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فراہم کی ہیں اور اب اردو زبان میں ہر شخص ان پاک حدیثوں سے مستفید ہو سکتا ہے قیمت ... رعایتی ...

مشکوٰۃ شریف حدیث شریف کی مشہور کتاب ہے اور صحاح ستہ کی احادیث کا ... ہے ... اور حضور سرور عالم کے پاک ارشاد سے مالا مال ہو جایئے قیمت آٹھ روپیہ رعایتی تین روپیہ آٹھ آنے

اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف کی احادیث کو جن راویوں نے بیان کیا ہے اس کتاب میں ان راویوں کے حالات ہیں نہایت بابرکت کتاب ہے ... رعایتی ...

دارمی شریف اردو احادیث کا نادر مجموعہ ... بخاری سے بھی پہلے کی کتاب ہے ... قیمت ... رعایتی ...

احسن التفاسیر اردو مصنفہ مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی ... اردو زبان میں قرآن مجید کی احسن تفسیر ... آیت کی تفسیر ... حدیث سے پھر اقوال صحابہ سے کی ہے اردو زبان میں ایسی تفسیر آج تک نہیں لکھی گئی قیمت پندرہ روپیہ رعایتی دس روپیہ

تفسیر موضح القرآن یہ تفسیر مختصر اور جامع اردو زبان میں سب سے پہلے لکھی گئی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی نے لکھی ہے قیمت ... رعایتی تین روپیہ

خطبات التوحید از حضرت مولانا ... مرحوم محدث ... جمعہ و عیدین کے ... خطبے ... دینی مسائل اور معلومات ... قیمت ... رعایتی ۸

احسن المواعظ ... واعظ ... [illegible]

دستور المتقی نماز روزہ ... ہر مسلمان ... قیمت ... ا ر

تلبیس ابلیس ترجمہ اردو مصنفہ علامہ جمال الدین عبد الرحمن بن علی جوزی ... عجیب کتاب ہے ... جلدیں ... قیمت ... رعایتی تین روپیہ آٹھ آنے

التصانیف علامہ شبلی مرحوم **الفاروق** حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی۔ قیمت ... رعایتی ...

سیرۃ النعمان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی ... رعایتی ...

الغزالی امام غزالی رحمۃ اللہ کی لائف ... رعایتی ...

المامون مامون الرشید عباسی کی لائف ... رعایتی ۱۲

سیرۃ محمدیہ آنحضرت صلعم کے پیدائش سے وفات تک کے حالات ...

المشتہر سید عبد السلام ایجنٹ فاروقی پریس دہلی بازار بلیماران

باڈی گارڈ

کے معنے ہیں بدن کا محافظ۔ پس اگر آپ اپنی حفاظت کرنی چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تندرست رہیں اور کوئی مرض آپکو نہ ستائے تو ہمارا تیار کردہ باڈی گارڈ ہماری ہدایت کے مطابق استعمال کریں جو آپکو سفر اور حضر میں ہر ایک درد چاہے سر کا ہو یا پیٹ کا۔ گردہ کا ہو یا مثانہ کا۔ بادی کا ہو یا بلغم کا ہر ایک قسم کا تشنج ہر ایک بائی مرض ہر ایک قسم کا بخار پھوڑا پھنسی خارش۔ بواسیر۔ نزلہ۔ زکام۔ پرانی کھانسی سانپ۔ بچھو۔ بھڑ۔ مچھر وغیرہ کے کاٹنے کی تکالیف سے آپکی حفاظت کریگا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ قیمت عہ + **دوائی خارش**۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ صرف ہاتھوں پر ملنے سے ہر ایک قسم کی خارش تین چار دن میں دور ہو جاتی ہے قیمت ایک تولہ ۸ محصول ڈاک علاوہ +

المشتہر
مینیجر شفاخانہ یونانی چوک چشمہ گوجرانوالہ

فہرست کتب اہلحدیث امرتسر

توحید ... اور ... **نجات**۔ اس رسالہ میں ... کی بحث قابل دید ہے قیمت ۲ ر

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح دارین ثابت رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۴ ر

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۔ ۔ ۔ ا ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۔ ۔ ۔ ۔ ا ر

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۔ ۔ ۔ ۴ ر

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق آریوں سے مباحثہ اور آریوں کا رد ۔ ۔ ۔ ۔ ا ر

شریعت و طریقت۔ ہر دو کا بیان ۔ ۔ ۔ ا ر

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

المشتہر مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

دانت اور آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

... منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے ہاں البتہ اس کے اجزائے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیئے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اس کا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت تخفیف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا سڑ جانا ورم ہٹنا اور گندگی دہن کو دور کر کے منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۲ ر (تین ڈبیہ سے کم روانہ نہوگی) دیگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں +

المشتہر
خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک، بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے ... رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کار آمد اور مفید کتاب ہے۔
ملنے کا پتہ ... محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں سردار گرم سنگھ پرنٹر کے سے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com